روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 30/اپریل 2010ء 15 جمادی الاول 1431 ہجری 30 شہادت 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 95

رسول چنتا ہے

اللہ فرشتوں میں سے رسول چنتا ہے اور انسانوں میں سے بھی۔ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) گہری نظر رکھنے والا ہے۔

﴿الحج:76﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انگلستان کے ایک ہیئت دان پروفیسر کلیمنٹ ریگ جن دنوں ہندوستان کے سفر پر تھے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے ان سے ملاقات کی اور حضرت اقدس کے دعاوی اور دلائل وغیرہ سنائے۔ چنانچہ انہوں نے 12 اور 18 مئی 1908ء کو حضرت اقدس مسیح موعود سے دوبارہ ملاقات کی اور حضور سے سوال و جواب کئے۔ بعد میں وہ نیوزی لینڈ چلے گئے اور احمدیت قبول کر لی۔ 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے اپنے دورہ نیوزی لینڈ کے دوران آپ کی قبر پر دعا بھی کی۔

سوال:۔ میں ایک علمی مذاق کا آدمی ہوں۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ زمین جس میں ہم رہتے ہیں ایک چھوٹی سی زمین ہے اور ہزار در ہزار اور لاکھ در لاکھ حصے اس کے علاوہ مخلوق الٰہی کے موجود ہیں اور یہ ان کے مقابلہ میں ایک ذرہ کی بھی حقیقت نہیں رکھتی تو پھر کیا وجہ کہ خدا کے فضل کو صرف اسی حصہ زمین یا کسی خاص مذہب وملت میں ہی محدود رکھا گیا؟

جواب:۔ دراصل یہ صحیح نہیں اور نہ ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ ایک خاص فرقے یا قوم کے ذریعہ خدا تعالیٰ اپنی ہستی ظاہر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو کسی خاص قوم سے انس یا رشتہ نہیں۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے اور جس طرح اس نے ظاہری جسمانی ضروریات اور تربیت کے واسطے مواد اور سامان تمام قسم کی مخلوق کے واسطے بلا کسی امتیاز کے مشترکہ طور سے پیدا کئے ہیں اور ہمارے اصول کی رو سے وہ رب العالمین ہے اور اس نے اناج، ہوا، پانی، روشنی وغیرہ سامان تمام مخلوق کے واسطے بنائے ہیں اسی طرح سے وہ ہر ایک زمانہ میں ہر ایک قوم کی اصلاح کے واسطے وقتاً فوقتاً مصلح بھیجتا رہا ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں ہے و ان من امة............(فاطر:25)

خدا تعالیٰ تمام دنیا کا خدا ہے۔ کسی خاص قوم سے اس کو کوئی رشتہ نہیں اور یہ جو مختلف اوقات میں مختلف آسمانی کتابیں آئی ہیں ان میں بھی دراصل کوئی اختلاف نہیں کیونکہ جو قابل اصلاح امور ہوتے ہیں جب دنیا عملی رنگ سے بالکل بگڑ جاتی ہے اور فسق و فجور اور چوری شرارت وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے اور لوگ پاکیزگی سے دور ہو کر نفسانی شہوات سے مغلوب ہو جاتے ہیں اور اعتقادی طور سے بھی خدا کو چھوڑ کر بت پرستی کی طرف جھک جاتے ہیں تو پھر خدا جو انسان کا جسمانی اور روحانی مربی ہے اس کی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ ان مفاسد کی اصلاح کے واسطے کوئی شخص پیدا کرے اور اس طرح کا مصلح قانون قدرت سے باہر نہیں۔ جس طرح ہمارے واسطے وہ اناج جو حضرت آدم یا اور گزشتہ انبیاء کے وقت میں پیدا ہوا تھا باعث زندگی نہیں ہو سکتا اور وہ پانی جو پہلے لوگوں کے واسطے تھا ہماری پیاس نہیں مٹا سکتا اسی طرح روحانی طور سے بھی ہمیں تازہ بتازہ روحانی غذا اور پانی کی ضرورت ہے۔

﴿ملفوظات جلد پنجم ص 618﴾

آپس میں محبت کریں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’دیکھو وہ جماعت جماعت نہیں ہو سکتی جو ایک دوسرے کو کھائے اور جب چار مل کر بیٹھیں تو ایک اپنے غریب بھائی کا گلہ کریں اور نکتہ چینیاں کرتے رہیں اور کمزوروں اور غریبوں کی حقارت کریں اور ان کو حقارت اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ایسا ہرگز نہیں چاہئے بلکہ اجماع میں چاہیے کہ قوت آجائے اور وحدت پیدا ہو جاوے جس سے محبت آتی ہے اور برکات پیدا ہوتے ہیں۔‘‘

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 347)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے فرمایا تھا۔

’’ہر وہ بات کریں جس سے آپس میں محبت پیدا ہوتی ہے ہر اس بات سے نفرت کریں جس سے آپس میں نفرت پیدا ہوتی ہو۔ اور جو پہلے ہو چکا اس کو ختم سمجھیں اور آئندہ کے لئے اگر آپ کی موجودگی میں کوئی بات ہو جس سے نفرت پیدا ہوتی ہو تو اس کو روکیں یا وہاں سے اٹھ کر چلے جائیں۔ جو لوگ نفرت پیدا کرتے ہیں ان سے تعلق توڑ لیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ 23 ستمبر 1983ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2010ء)

ضرورت مددگار کارکن

’’دفتر صدر عمومی میں مددگار کارکن کی آسامی کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ امیدوار کی عمر 30 سال سے زائد نہ ہو تعلیم کم از کم میٹرک اور صحت اچھی ہو۔ امیدوار اپنی درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 5 مئی 2010ء تک دفتر صدر عمومی میں جمع کروا دیں۔ امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6 مئی 2010ء بعد نماز مغرب دفتر صدر عمومی میں ہو گا۔ انٹرویو کیلئے علیحدہ اطلاع نہیں دی جائے گی۔‘‘

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا سفر یورپ

سپین میں آمد، خطبہ جمعہ، اختتامی خطاب جلسہ سپین، قرطبہ کی سیر اور ملاقاتیں

رپورٹ: مکرم ومحترم منیر احمد جاوید صاحب۔ پرائیویٹ سیکرٹری لندن

29 مارچ 2010ء

(بقیہ رپورٹ)

جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جاچکا ہے کہ 29 مارچ 2010ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 9 بجکر 20 منٹ پر فرانس اور سپین کے بارڈر سے 5 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہوٹل اطلیہ میں قیام کے لئے ورود فرما ہوئے اور کچھ ہی دیر کے بعد ہوٹل کے ایک ہال میں نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے لئے تشریف لائے۔ نمازوں کے بعد حضورِ انور نے طلوع آفتاب اور نمازِ فجر کے ٹائم کے متعلق پوچھا۔ جس پر آپ کو بتایا گیا کہ سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ بیس منٹ پہلے فجر کا ٹائم رکھا گیا ہے۔ حضورِ انور نے ارشاد فرمایا کہ نماز کا ٹائم طلوعِ آفتاب سے ایک گھنٹہ تیس منٹ پہلے ہونا چاہیے۔ حضورِ انور نے فرمایا جوں جوں مشرق کی طرف بڑھتے جائیں فرق پڑتا جا تا ہے۔ حضورِ انور نے ایک مصری سکالر کی اوقاتِ نماز کے متعلق تحقیق کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی تحقیق کے مطابق بھی ایک گھنٹہ تیس منٹ ہی وقت ہونا چاہئے۔ حضور انور نے فرمایا اور میرے نزدیک بھی یہی صحیح ہے۔ اس کے بعد حضورِ انور نے اگلے دن روانگی کے وقت کے بارہ میں بتایا اور پھر ہوٹل کے اپنے کمرہ میں تشریف لے گئے۔

30 مارچ 2010ء

30 مارچ کو صبح 6 بج کر 45 منٹ پر حضور انور نے نماز فجر پڑھائی اور اس کے بعد ناشتہ کیا۔ روانگی کے وقت سے قبل ہی حضور نیچے تشریف لے آئے اور کچھ دیر ہوٹل کے Reception Hall میں ٹھہرے۔ اس دوران جلسہ سپین کے متعلق آپ نے دریافت فرمایا۔ نیز یہ بھی دریافت فرمایا کہ سفر کتنا لمبا ہے؟

میڈرڈ کے لئے روانگی

بعد ازاں ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ میڈرڈ کے لئے روانہ ہوئے جبکہ ابر رحمت برس رہا تھا۔ رستہ میں ایک جگہ مختصر سے قیام کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ساڑھے تین بجے محترم کرم الٰہی ظفر صاحب کے بیٹے مکرم فضل الٰہی قمر صاحب کے گھر پہنچے۔ کچھ دیر بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قریب ہی واقع ایک ہال میں تشریف لا کر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر واپس ان کے گھر تشریف لے جا کر دوپہر کا کھانا تناول فرمایا۔ 4 بج کر 50 منٹ پر حضور انور مع قافلہ وہاں سے پیدروآباد کے لئے روانہ ہوئے جہاں جماعت احمدیہ سپین کا ہیڈکوارٹر اور بیت بشارت سپین واقع ہے۔

سپین کا تعارف

سپین جنوب مغربی یورپ میں موجود ایک پارلیمانی بادشاہت ہے۔ آئبیرین جزیرہ نما (Iberian Peninsula) کا بیشتر حصہ سپین نے گھیرا ہوا ہے۔ سپین کے قریباً 97% شہری رومن کیتھولک عیسائی ہیں جو کہ 1978ء تک سپین کا سرکاری مذہب تھا۔ 1978ء کے آئین میں یہ واضح کیا گیا کہ آئندہ سے سپین کا کوئی سرکاری مذہب نہ ہوگا۔ 2007ء کے اندازے کے مطابق یہاں قریباً تین لاکھ مسلمان بھی بستے ہیں۔ سپین نے پچھلی چار دہائیوں میں صنعتی لحاظ سے بہت ترقی کی ہے۔ زیادہ تر آبادی زراعت پیشہ ہے۔ معلوم تاریخ کے مطابق قریباً 1000 ق م میں جزیرہ نما آئبیریا پر شمال کی طرف سے سیلٹک (Celtic) قبائل حملہ آور ہوئے اور انہوں نے سپین کو اپنا مسکن بنایا۔ اس کے دو صدیوں بعد فونیشیا اور پھر یونانی فاتحین نے سپین کے ساحل پر اپنی نوآبادیاں قائم کیں۔ فونیشنز کے بارہ مشہور ہے کہ سپین یا ہسپانیہ کا نام انہوں نے ہی رکھا تھا۔ جس کا مطلب ہے ''ایک دور دراز کا علاقہ'' یا ایک ''پوشیدہ زمین''۔ رومی عہد حکومت میں اس علاقہ میں عیسائی مذہب کی اشاعت ہوئی۔ پانچویں صدی عیسوی کے اوائل میں یہاں ونڈال (Vandals) اور وسی گاتھ (Visigoths) قبائل نے خوب خون ریزی کی اور بالآخر گاتھ قبائل نے ونڈال قوم کو افریقہ کی طرف دھکیل دیا۔ یہ قوم آٹھویں صدی کے اوائل تک حکمران رہی اور 19 جولائی 711ء کو سپین کے آخری بادشاہ روڈرک کو مسلمان سپہ سالار طارق بن زیاد نے فیصلہ کن شکست دے دی۔

اموی سلطنت کے انتشار پر سپین کئی چھوٹی چھوٹی اسلامی ریاستوں میں بٹ گیا تھا۔ ان کی باہمی چپقلش سے فائدہ اٹھا کر شمال کی عیسائی ریاستوں نے 1250ء تک طلیطہ، قرطبہ اور اشبیلیہ پر قبضہ کر کے عربوں کو جنوبی سپین کی طرف دھکیل دیا، جہاں سیرانواڈا (Sierra Nevada) کے پار ایک چھوٹی سی مملکت غرناطہ 1492ء تک مسلمانوں کا آخری حصار بنی رہی۔

مسلمانوں کے نکلنے کے ساتھ ہی عیسائی حکومت نے یہودیوں پر بے تحاشا ظلم کئے اور انہیں جبراً عیسائی بنایا۔ جو لوگ بچ گئے انہیں جلاوطن کر دیا گیا یا قتل کر دیا گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں پر بھی ایسے ہی مظالم توڑے گئے اور اگلے پچاس برسوں میں سپین میں کوئی ایک بھی مسلمان نہ بچا۔ عیسائی حکومت نے مسلمانوں کی تمام عمارات منہدم کروادیں اور صرف چند ایک ان کی بربریت سے بچ پائیں جن میں سے مسجد قرطبہ کو تو گرجا کی شکل دے دی گئی اور الحمراء کا محل بند کر دیا گیا جو 480 سال بند رہا اور پھر 1974ء میں حکومت نے اسے سیاحوں کے لئے کھولا۔

جماعت احمدیہ کو سپین میں تقریباً 750 سال کے طویل عرصہ کے بعد خلافت ثالثہ کے عہد باسعادت میں پیدروآباد کے مقام پر بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی اور 9 اکتوبر 1980ء کو وہ ساعت سعد آئی جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے دست مبارک سے نہایت متضرعانہ دعاؤں کے ساتھ اس کا سنگ بنیاد رکھا اور اسے ''بیت بشارت'' کے نام سے موسوم کیا۔ پیدروآباد میڈرڈ سے قرطبہ جانے والی شاہراہ پر قرطبہ سے 34 کلومیٹر پہلے واقع ہے۔ بیت الذکر کے دونوں اطراف سے سڑکیں گذرتی ہیں اور بلند مقام پر واقع ہونے کی وجہ سے بیت کے سفید مینار دور سے دکھائی دیتے ہیں۔ بلاشبہ جماعت احمدیہ کی یہ بیت اس خطّہ میں دین حق کے احیائے نو کے اس عظیم الشان انقلاب کا پیش خیمہ ہے جس کا ظہور خدا تعالیٰ کا منشاء اور اس کی اٹل تقدیر ہے۔

بیت بشارت میں ورود

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے سپین میں ورود کی خوشی میں بیت بشارت کو خوبصورت اور رنگارنگ جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔ جھنڈیوں پر اھلاً و سھلاً و مرحباً، خوش آمدی نیک آمدی، جی آیاں نوں، خلافت زندہ باد، جلسہ سالانہ سپین زندہ باد اور دیگر خیر مقدمی دعائیہ کلمات پرنٹ تھے۔ مختلف جگہوں پر بینرز آویزاں کیے گئے تھے اور بیت کے باہر دو خوبصورت گیٹ بھی بنائے گئے تھے۔ بیت اور درختوں پر چراغاں کیا گیا تھا۔ مرد، عورتیں، بچے اور بچیاں گروپس کی صورت میں مختلف جگہوں پر کھڑے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد کا شدت سے انتظار کر رہے تھے۔ 30 مارچ 2010ء کو منگل کی شام حضور انور کا قافلہ رات 8 بج کر 45 منٹ پر بیت بشارت پیدروآباد پہنچا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی بیت کے احاطہ میں داخل ہوئی تو حاضرین نے فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب گاڑی سے باہر تشریف لائے تو مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ وافسر جلسہ گاہ نے حضور انور کا استقبال کیا اور عزیزم تحسین احمد ابن کلیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے حضور انور کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مردوں کی طرف تشریف لائے اور دست مبارک بلند کر کے احباب جماعت کو ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' کہہ کر سلامتی کی دعا سے نوازا۔ اس دوران مکرم رانا مقصود احمد صاحب اور چند دیگر خدام پنجابی کی ایک نظم کو کورس کی شکل میں پڑھتے رہے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ ناصرات اور لجنہ اماء اللہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں ناصرات اور لجنہ نے حضور کا استقبال کیا۔ 9 بج کر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے لئے بیت بشارت تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

31 مارچ 2010ء

31 مارچ 2010ء کو بدھ کے دن حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 7 بجے بیت بشارت میں نماز فجر پڑھائی۔ 2 بج کر 30 منٹ پر آپ نماز ظہر وعصر کے لئے بیت تشریف لائے۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زوال کے وقت کے بارے میں دریافت فرمایا اور پھر واپس رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

شام تقریباً 6 بجے کے قریب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دفاتر، لائبریری اور جلسہ سالانہ کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جب Library & Exibition Hall میں تشریف لائے تو فرمایا کہ لائبریری بہت چھوٹی ہے اور بہت کم کتابیں نظر آ رہی ہیں۔ فرمایا: بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے بڑی بڑی لائبریریز بنائی ہوئی ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم امیر صاحب سپین سے مختلف کتابوں کے بارے میں پوچھا اور پھر ہدایت دی کہ آپ کی جماعت کی اکثریت اردو بولنے والی ہے۔ اس لئے تمام کتب سلسلہ اپنی لائبریری میں رکھیں۔ قادیان سے بہت ساری کتابیں شائع ہوئی ہیں وہاں سے منگوائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جن کتابوں کا سپینش ترجمہ ہو چکا ہے ان کو فوری شائع کروائیں۔ فرمایا جب کسی کو تحفہ دیں تو پہلے ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور ''اسلام اور عصر حاضر کے مسائل'' جیسی کتابیں دیا کریں۔ پھر دلچسپی کے مطابق قرآن کریم اور دیگر کتب بھی دی جاسکتی ہیں۔ اس کے بعد

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچن کی طرف تشریف لے گئے اور کھانا پکانے والے احمدی خدام سے باری باری پوچھا کہ وہ کیا کیا کام کرتے ہیں؟ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خادم سے پوچھا کہ کیا پکا رہے ہو؟۔خادم نے بتایا کہ حضور دال گوشت۔فرمایا کیا یہ سپینش ڈش ہے؟ آلو گوشت تو سنا ہے لیکن دال گوشت نہیں سنا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈائننگ ہال اور جلسہ گاہ اور بیت سے ملحقہ عمارتوں کو بھی دیکھا اور امیر صاحب کو مختلف ہدایات دیں۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ دفتر تشریف لے گئے اور بیت بشارت کی ملحقہ اراضی پر ہونے والی نئی تعمیرات کے سلسلہ میں محترم امیر صاحب سپین، احمدیہ آرکیٹیکٹ ایسوسی ایشن کے لندن سے آئے ہوئے نمائندوں محترم چوہدری اعجاز احمد صاحب اور محترم عباس خانصاحب کے ساتھ اپنے دفتر میں میٹنگ کی اور انہیں مختلف ہدایات دیتے ہوئے مجوزہ نقشوں کو بعض ترامیم کے ساتھ ازسرنو تیار کر کے پیش کرنے کا ارشاد فرمایا۔دفتری امور سے فراغت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

یکم اپریل 2010ء

یکم اپریل کو جمعرات کے دن حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائش گاہ میں ہی مختلف دفتری امور میں مصروف رہے۔نمازوں کے اوقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے بیت بشارت تشریف لا کر نمازیں پڑھائیں۔

2/اپریل 2010ء

2/اپریل کو جمعۃ المبارک کے خطبہ سے جماعت احمدیہ سپین کا 25واں جلسہ سالانہ شروع ہوا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمانے سے قبل بیت بشارت کے احاطہ میں تشریف لے جا کر دوپہر دو بجے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ سپین کا جھنڈا مکرم مبارک احمد خانصاحب امیر جماعت احمدیہ سپین نے لہرایا۔اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے دعا کروائی۔اور پھر 2 بج کر 5 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے ساتھ جلسہ سالانہ کا افتتاح فرمایا۔

خطبہ حضور انور

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ میں تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ آج دنیا کے ہر اس ملک میں جہاں جماعت احمدیہ کا قیام مضبوط بنیادوں پر ہو چکا ہے جلسہ سالانہ ایک خاص امتیازی شان کا حامل بن چکا ہے۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمارا دو یا تین دن کے لئے جمع ہونا زمانے کے امام کی اس خواہش کے احترام میں ہے کہ اس کے ماننے والے ان دنوں میں اللہ اور رسول کی باتیں سنیں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں اور اپنے اندر وہ پاک تبدیلیاں پیدا کریں جو اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں۔حضور نے فرمایا کہ کتنے خوش قسمت ہیں وہ جو خالص ہو کر امام الزماں کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس جلسہ میں اس لئے شامل ہوئے ہیں تا کہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ وقتی جوش دکھاتے ہوئے نعرے لگانا بے فائدہ ہے۔جلسہ کی برکات اور فیض سے فائدہ اٹھانے کی بھرپور کوشش کریں۔فرمایا حضرت مسیح موعود کے ذریعہ جس انقلاب نے آنا ہے وہ کسی تلوار سے یا سیاسی داؤ پیچ سے نہیں آنا بلکہ اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے اور دعاؤں سے آنا ہے اور یہی انقلاب ہے جو دائمی انقلاب ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب ایک شخص خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے یہاں آیا۔اس وقت حالات مکمل طور پر مخالف تھے۔دین حق کا نام بھی چھپ کر لیا جاتا تھا۔مالی لحاظ سے بھی جماعت کی اس خادم احمدیت کو کوئی خاص مدد حاصل نہیں تھی۔مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب خود عطر بیچ کر اپنا گھر اور مشن کا انتظام چلاتے تھے۔آخر کار خدا کی تقدیر کے مطابق وہ زمانہ بھی آیا جب یہ پابندیاں ختم ہوئیں اور افراد جماعت کو یہاں آ کر آباد ہونے کا موقع ملا اور مربیان کے آنے میں بھی آسانیاں پیدا ہوئیں اور ایک خوبصورت بیت بنانے کی بھی جماعت کو توفیق ملی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جائزے لیتے رہیں کہ دنیاوی سہولتیں، آسانیاں اور کشائش ہمیں دین سے اور خدا سے دور لے جانے کا ذریعہ تو نہیں بن رہیں اور اگر بن رہی ہیں تو یہ لمحہ فکریہ ہے۔حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ ان ممالک میں جہاں شراب پانی کی طرح پی جاتی ہے، جہاں ہر دکان، ہر ریسٹورنٹ اور ہر پٹرول سٹیشن پر جوئے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں، احمدیوں کو پھونک پھونک کر چلنے کی ضرورت ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دین حق کے علاوہ ہر دین روحانی طور پر مردہ ہو چکا ہے۔آج دین حق ہی ہے جو زندہ خدا کا تصور پیش کرتا ہے آج دین حق کا خدا ہی ہے جس نے مسیح موعود کو ثریا سے ایمان زمین پر لانے کے لئے بھیجا ہے۔آج دین حق کا خدا ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود کے بعد آپ کی خلافت کے نظام کو جاری فرمایا ہے۔وہ نظام جو دائمی نظام ہے اور مومنین کی جماعت کو ایک لڑی میں پرونے کے لئے جاری کیا گیا ہے۔احمدیت نے ترقی کرنی ہے انشاء اللہ اور کوئی طاقت اس کو روک نہیں سکتی۔پس ہم جو احمدی کہلاتے ہیں ہمیں امام الزماں کے ساتھ کئے گئے عہد بیعت کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ صحابہ رسولؐ نے انتہائی تنگی اور کسمپرسی کا زمانہ بھی دیکھا اور کشائش بھی دیکھی۔انہوں نے دین حق کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو بھی بے دریغ خرچ کیا۔انہوں نے بخل اور کنجوسی کر کے یہ جائیدادیں نہیں بنائی تھیں بلکہ دین کی خدمت کا بھی حق ادا کیا اور خوب ادا کیا۔پس ہمیں بھی یہ نمونے دکھانے ہوں گے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ سپین میں رہنے والے احمدی یاد رکھیں کہ آپ اس ملک میں رہتے ہیں جہاں ایک زمانے میں مسلمان حکومت بھی تھی اور مسلمانوں کی کثرت بھی تھی۔آج بھی سینکڑوں سال بعد عظیم الشان عمارات، محلات اور مساجد میں عربی طرز میں کلمہ طیبہ کے الفاظ کندہ نظر آتے ہیں۔فرمایا یہی وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں کے دنیا میں پڑنے اور دین کی اصل کو بھلا دینے کی وجہ سے قدم قدم پر مسلمانوں کی داستان عبرت بکھری پڑی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ آخری فتح دین حق کی ہے اور اس کام کی تکمیل کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا اور یہی کام آج حضرت مسیح موعود کو ماننے کی وجہ سے افراد جماعت کا ہے۔اگر ہم دنیا کی ہوس میں پڑ گئے اور ان ملکوں میں آ کر ہمارا کام صرف دنیا ہی رہ گیا تو یہ اس عہد بیعت کے خلاف ہے جو ہم نے حضرت مسیح موعود سے کیا ہے۔

فرمایا سپین میں رہنے والے احمدیوں کو قدم قدم پر ایسے نشانات ملتے ہیں جو انہیں ماضی کے دریچوں میں جھانکنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اپنے جائزے لینے کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔ہر بڑی سڑک پر شہروں کے نام اور ہر شہر اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ بھی اسلامی شان و شوکت کے گہوارے ہوا کرتے تھے لیکن ان کو دولت کی ہوس، آپس کی سیاست اور دھوکے بازیوں، لہو و لعب اور عیاشیوں میں پڑنے کی وجہ سے قصہ پارینہ بننا پڑا اور ایک مسلمان ملک مسلمانوں کے ہاتھوں سے نکل گیا۔آج اس کھوئی ہوئی عزت و عظمت کو جماعت احمدیہ نے قائم کرنا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی غلام بن کر دکھانا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان دنوں میں خاص طور پر عبادات اور دعاؤں کی طرف توجہ دیں۔جو نصائح اور علمی تقاریر کی جائیں ان سے صرف وقتی طور پر فائدہ نہ اٹھائیں بلکہ اپنے عہد کی تجدید کرتے ہوئے اپنی حالتوں میں انقلاب لانے کی طرف قدم بڑھائیں۔

حضرت اقدس نے بتایا کہ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ مراکش سے بھی ایک وفد آیا ہوا ہے۔فرمایا: انہیں بھی یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اپنے ہم وطنوں کا حق اسی صورت میں ادا کر سکتے ہیں جب ہم ان کے سامنے اپنے ایسے نمونے پیش کریں جو ان کے لئے کشش کا باعث ہوں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ جمعہ کے آخر پر مکرم شیخ اشرف پرویز صاحب، مکرم شیخ مسعود جاوید صاحب پسران مکرم شیخ بشیر احمد صاحب اور مکرم آصف مسعود صاحب ابن شیخ مسعود جاوید صاحب آف فیصل آباد کی شہادت کا ذکر کیا جن کو ایک روز قبل یکم اپریل کو رات تقریباً 10 بجے چند افراد نے ان کی گاڑی پر اندھا دھند فائرنگ کر کے شہید کر دیا تھا۔نماز جمعہ کے بعد حضور نے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

حضور نے فرمایا کہ انشاء اللہ اس مخلص خاندان کی شہادتیں رائیگاں نہیں جائیں گی اور یقیناً رنگ لائیں گی۔فرمایا کہ پاکستان میں درجنوں لوگ بلا مقصد مر رہے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ یہ اس ظلم کی پاداش ہے جو احمدیوں سے روا رکھا جا رہا ہے۔احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں تو کسی مقصد کی خاطر شہید ہو رہے ہیں اور ہر شہادت شہید کے خاندان کی بھی اور جماعت کی بھی ترقی کا باعث بنتی ہے۔یہ شہداء ہمیشہ کی زندگی پانے والے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پاکستانی احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جو اپنے علاقہ میں معروف ہیں وہ خاص طور پر اپنے آنے جانے کے اوقات میں احتیاط کیا کریں۔

ملاقاتیں

شام 6 بج کر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز باہر سیر کے لئے تشریف لے گئے اور پھر 7 بج کر 10 منٹ پر دفتر تشریف لا کر مراکش، پرتگال اور سپین کی 20 فیملیز کے 83 افراد کو شرفِ ملاقات بخشا۔اسی طرح 24 افراد کو بھی انفرادی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ملاقاتوں سے فارغ ہو کر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 9 بجے مغرب وعشاء کی نمازیں پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

3/اپریل 2010ء

3/اپریل 2010ء بروز ہفتہ نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد بیت بشارت پیدروآباد میں مندرجہ ذیل افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مبارک ہاتھ پر بیعت کر کے احمدیت میں شامل ہونے کی سعادت پائی۔

1۔ مکرم عمر بورگبہ صاحب (مراکش)
2۔ مکرم حسن رافال صاحب (مراکش)
3۔ مکرم عبداللہ الطوجی صاحب (مراکش)
4۔ مکرم محمد لیاقت علی صاحب (پاکستان)
5۔ مکرم عمران علی صاحب (پاکستان)

اس مبارک موقع پر جلسہ میں شامل دیگر احمدیوں کو بھی تجدید بیعت کی توفیق نصیب ہوئی۔

جلسہ سپین کا اختتامی اجلاس

5 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی اجلاس کے لئے جلسہ گاہ تشریف لائے۔تلاوت اور نظم کے بعد حضور پرنور جلسہ سالانہ سپین کے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر

تشریف لائے تو احباب نے فرط جذبات سے مغلوب ہوکر نعرے لگانے شروع کئے اس پر حضور نے فرمایا کہ جتنے نعرے لگانے ہیں ابھی لگالیں کیونکہ آج میرا موضوع ایسا ہے کہ جس میں نعروں کی ضرورت نہیں ہوگی۔

اختتامی خطاب حضور انور

پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کے بعد فرمایا کہ وہ شخص یا قوم جس نے ترقی کی منازل طے کرنی ہوں اس کے سامنے ایک مطمح نظر ہوتا ہے۔ مومن کا کام صرف اپنا فائدہ دیکھنا نہیں بلکہ دوسروں کو فائدہ پہنچانا ہے اور فائدہ تبھی پہنچایا جاسکتا ہے جب اپنے پاس وہ سامان ہوں جو دوسروں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ فرمایا وہ اعلیٰ ترین خزانہ جس سے دوسروں کو فائدہ پہنچایا جاسکتا ہے وہ نیکی کی باتیں اور اعلیٰ اخلاق ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ہر ایک شخص کا کوئی مطمح نظر ہوتا ہے جسے وہ اپنے پر مسلط کرتا ہے۔ سو تمھارا مطمح نظر نیکیوں میں بڑھنا ہونا چاہئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خیر اور بھلائی کی ہر ایک قسم میں سبقت کرو اور زور مار کر سب سے آگے بڑھو۔ حضور انور نے فرمایا کہ صرف جماعت میں رسمی طور پر شامل ہو جانے سے فیض نہیں پہنچیں گے بلکہ ہر فرد کو یہ فیض حاصل کرنے کے لئے فَاسْتَبِقُوْا الْخَيْرَات پر توجہ دینا ہوگی۔ فرمایا جو شخص نیکیوں کو پھیلانے اور برائیوں کو روکنے کے لئے قدم آگے نہیں بڑھا رہا وہ خیر قوم کا مصداق کس طرح بن سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مومن کے لئے ایک کامل انسان کے عمل کو بطور نمونہ قائم فرما کر مسلسل کوشش کرتے چلے جانے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک ہر آگے جانے والا پیچھے رہنے والے کے لئے نمونہ ہے لیکن دونوں طرح کے لوگوں کے لئے آخری مثال انسان کامل حضرت محمد ﷺ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا یقیناً ایک عام مومن اس معیار تک نہیں پہنچ سکتا لیکن اس کے باوجود خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ بلند ترین ٹارگٹ تم اپنے سامنے رکھو۔

فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کی پیروی کرنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ تو کہہ دے کہ اے لوگو اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ بھی تم سے محبت کرے گا اور تمھارے گناہ بخش دے گا اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا پیار اس کے پیارے رسول ﷺ کی پیروی اور اتباع کے بغیر نہیں مل سکتا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ خدا کا محبوب بننے کے واسطے صرف رسول اللہ ﷺ کی پیروی ہی ایک راہ ہے اور کوئی دوسری راہ نہیں کہ تم کو خدا سے ملاوے۔ فرمایا آنحضرت ﷺ کا اسوہ حسنہ وہ تعلیم ہے جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتاری۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ روزمرہ کی گھریلو زندگی میں آجکل ایک بہت بڑا مسئلہ میاں بیوی کے تعلقات میں دراڑیں اور ناچاقیاں بنتا جارہا ہے۔ مرد اور عورت دونوں بے صبری کے نمونے دکھاتے ہیں۔ لیکن مرد کو عورت پر فوقیت کے لحاظ سے برداشت اور حسن سلوک کا اظہار کرنا چاہیے۔ فرمایا روایات میں آتا ہے کہ بعض دفعہ آپ کی ازواج آپ سے سخت الفاظ بھی کہہ دیتیں لیکن آپ ہنس کر ٹال دیتے۔ فرمایا ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے فرمایا عائشہ! جب تم مجھ سے خفا ہوتی ہو تو مجھے پتہ لگ جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ کو کس طرح پتہ چلتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم خوش ہوتی ہو اور کسی بات پر قسم کھانے کا معاملہ آجائے تو تم کہتی ہو" محمد کے رب کی قسم بات یوں ہے" اور جب ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو" ابراہیم کے رب کی قسم بات یوں ہے" حضور انور نے فرمایا کہ آپ کو ان الفاظ سے ہی احساس ہو جاتا تھا کہ میری بیوی مجھ سے ناراض ہے اور پھر آپ اس ناراضگی کے سدباب کی کوشش بھی فرماتے۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے باہمی تعلقات اور حسن معاشرت کے بارہ میں چند احادیث پیش فرما کر نصیحت کی کہ ہمیشہ بیوی کی اچھی باتوں پر تمھاری نظر رہنی چاہیے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے تحمل اور برداشت کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک دفعہ ایک بدوی نے مال لینے کے لئے آپ کی چادر کو اس قدر کھینچا کہ آپ کی گردن پر نشان پڑ گیا لیکن آپ نے اسے سزا دینے کی بجائے مزید عطا کر دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں تحمل کی اعلیٰ ترین مثال ہمیں حضرت مسیح موعود کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ فرمایا کہ ایک شخص آپ کو آپ کے رفقاء کے سامنے گالیاں دیتا چلا جاتا ہے لیکن حضرت مسیح موعود ہیں کہ نہ خود اسے کچھ کہتے ہیں نہ کسی کو کہنے دیتے ہیں۔ آخر وہ خود ہی تھک کر چلا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جذبات کا احترام ایک ایسا خلق ہے جو معاشرے میں محبت اور پیار پھیلانے کی ضمانت بن جاتا ہے اور امن قائم کرنے کی بھی ضمانت بن جاتا ہے۔ فرمایا ایک یہودی کی شکایت پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دیا کرو۔ باوجود اس کے کہ آپ ﷺ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں۔ آپ کا یہ کہنا صرف اور صرف جذبات کے احترام اور امن کے قیام کے لئے تھا۔ فرمایا ہم چھوٹی چھوٹی باتوں پر دوسروں کے جذبات کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ دیکھنا چاہیے کہ کیا ہم حقیقی طور پر آنحضرت ﷺ کے متبع ہیں؟

فرمایا آنحضرت ﷺ کے انصاف کا معیار وہ تھا جس کی مثال دنیا میں نہیں ملتی۔ فرمایا جب ایک بڑے عرب خاندان کی عورت نے چوری کی اور اس کی معافی کی سفارش کی گئی تو فرمایا کہ تم سے پہلی قومیں اس لئے ہلاک ہوئیں کہ وہ بڑوں کا لحاظ کرتی تھیں اور چھوٹوں پر ظلم کرتی تھیں۔ فرمایا خدا کی قسم اگر میری بیٹی فاطمہ بھی یہ جرم کرتی تو میں اسے بھی سزا دیتا۔

حضور انور نے آنحضرت ﷺ کی صفت امانت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ انتہائی خطرناک حالات میں بھی جب آپ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تو آپ کو ان امانتوں کی فکر تھی جو لوگوں نے آپ کے پاس رکھوائی ہوئی تھیں۔ چنانچہ ان امانتوں کو آپ نے حضرت علیؓ کے سپرد کیا اور انہیں کہا کہ یہ ان کے مالکوں تک پہنچا کر آپ نے مدینہ آنا ہے۔

پابندیٔ عہد کے بارہ میں آنحضرت ﷺ کے خلق کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب بادشاہ روم نے آنحضرت ﷺ کا تبلیغی خط ملنے پر ابوسفیان کو بلا کر آپ ﷺ کے بارے میں پوچھا تو ابوسفیان نے بتایا کہ آج تک آپ ﷺ نے ہمارے ساتھ کبھی بدعہدی نہیں کی۔

فرمایا یورپ والوں نے پچھلی کچھ دہائیوں سے عورتوں کو بعض حقوق دیے ہیں اور ان حقوق کے نام پر اعتراض کرتے ہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ نے چودہ سو سال پہلے عورت کے حقوق قائم فرمائے۔ آپ نے اسے ورثہ میں حق دلایا۔ اسی طرح عورت کے مال کو اس کی ملکیت قرار دیا اور خاوند کو اس پر کسی قسم کے تصرف سے منع فرمایا۔ آپ ﷺ کو عورتوں کے جذبات کا اس قدر احساس تھا کہ ایک دفعہ فرمایا کہ نماز کے دوران بچہ کے رونے کی آواز پر میں نماز جلد ختم کر دیتا ہوں کہ اس کے رونے کی وجہ سے اس بچے کی ماں کو تکلیف نہ ہو۔ آپ ﷺ نے مسلمانوں کو جو آخری نصیحت کی اس میں فرمایا کہ عورتوں سے ہمیشہ حسن سلوک کرتے رہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہمسایوں سے حسن سلوک معاشرے کی خوبصورتی کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے اس سے محلوں، شہروں اور ملکوں میں امن قائم ہوتا ہے۔ اس بارہ میں بھی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ہمسایہ سے حسن سلوک کی اس قدر تاکید کی ہے کہ مجھے خیال ہوا شاید ہمسایوں کو وارث قرار دیا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہمسائے کا اس قدر حق ہے کہ اگر وہ کسی مشترک دیوار پر کیل وغیرہ گاڑتا ہے اور تمھارا کوئی نقصان نہیں تو اسے نہ روکو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مغرب میں قانون بنانے والے انسانی حقوق کے علمبردار بنے پھرتے ہیں لیکن ہمسائے کی ذرا ذرا سی بات پر ایک طوفان کھڑا کر دیتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا معاشرے میں بھلائی کے لئے ایک بہت اہم چیز ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپانا ہے۔ فرمایا کہ برائیوں کے اظہار سے برائیاں پھیلتی ہیں۔ فرمایا آج کل معاشرے کی اصلاح کے لئے جو فلمیں اور ڈرامے بنائے جاتے ہیں ان میں برائیوں کا خوب خوب اظہار کرنے کے بعد آخر پر تھوڑے سے حصہ میں یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ ان برائیوں کے کرنے کی وجہ سے برائی کرنے والوں کا بد انجام ہوا۔ فرمایا یہ انتہائی فضول اور لغو چیز ہے ایک لمبا عرصہ برائیوں کو دیکھ دیکھ کر نوجوانوں میں اس برائی کے کرنے کی زیادہ چاہت پیدا ہو جاتی ہے۔

فرمایا معاشرے کی ایک بہت بڑی بیماری سچ سے دوری ہے۔ فرمایا گھروں محلوں بازاروں اور کاروبار میں نیز ملکی سطح پر بھی ایک دوسرے سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے سچ سے دوری اور جھوٹ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ آپ ﷺ کا سچ کا مقام اتنا اونچا تھا کہ غیر بھی آپ کو صدیق کہنے پر مجبور تھے۔ آپ نے فرمایا کہ سچ نیکی کی طرف لے جاتا ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول کریم ﷺ کو جھوٹ سے زیادہ ناپسند اور قابل نفرین کوئی اور بات نہیں تھی۔ فرمایا سچ بولنا ایک ایسا اہم خلق ہے جو ایک احمدی میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے اسوہ پر چلنے کے لئے تو قرآن کریم کے سات سو حکموں بلکہ سارے قرآن کریم کو اپنے سامنے رکھنے کی ضرورت ہے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ" اگر کوئی گناہ کی زہر کھا چکا ہے تو محبت اور اطاعت اور پیروی کے تریاق سے زہر کا اثر جاتا رہتا ہے اور جس طرح بذریعہ دوا مرض سے ایک انسان پاک ہوسکتا ہے ایسا ہی ایک شخص گناہ سے پاک ہو جاتا ہے اور جس طرح نور ظلمت کو دور کرتا ہے اور تریاق زہر زائل کرتا ہے اور آگ جلاتی ہے ایسا ہی سچی اطاعت اور محبت کا اثر ہوتا ہے"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے اسوہ کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کرنے والے بنیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والے ہوں۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو اپنے خاص فضل اور رحم سے نوازتا رہے۔ اس جلسہ کی برکات سب پر ہمیشہ ظاہر ہوتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں سب اپنے اپنے گھروں کو لوٹیں اور ہمیشہ خدا تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر رہے۔ آمین۔

خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ نے جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بتاتے ہوئے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ آئندہ جلسہ کی تعداد ہزاروں میں ہونی چاہیے۔ جلسہ کے اختتام پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

دعا کے بعد احباب جماعت نے دل کھول کر

نعرے لگائے۔ خدام اور اطفال نے قصیدہ
یا عین فیض اللہ والعرفان
کے چند اشعار پڑھے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں لجنہ اماء اللہ نے حضورِ انور کی موجودگی میں نظمیں پڑھیں اور اپنے پیارے آقا کو دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

ملاقاتیں

جلسہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ شام 7 بجے ملاقاتوں کے لئے دفتر تشریف لائے تو سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ نے پیدروآباد کی ایک ہمسائی خاتون اور اس کے بیٹے کو ملاقات کا شرف بخشا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سپین میں متعین بنگلہ دیش کے سفیر جناب سیف الامین خانصاحب، ان کی اہلیہ محترمہ نسیم ھدیٰ خانصاحبہ اور سیکرٹری جناب شفیع العالم صاحب سے ملاقات کی۔ یہ تینوں مہمان جماعت کی دعوت پر جلسہ میں شمولیت کے لئے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے جلسہ گاہ میں بیٹھ کر حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا سارا خطاب سنا اور ملاقات کے بعد مغرب وعشاء کی نمازیں حضورِ انور ایدہ اللہ کی اقتداء میں پڑھنے کے بعد واپس تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 22 فیملیز کے 78 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ اسی طرح 34 افراد کو انفرادی ملاقات کا شرف بھی حاصل ہوا۔

4/اپریل 2010ء

4/اپریل کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نمازِ فجر کی ادائیگی کے بعد سیر کے لئے پیدروآباد کے مضافاتی علاقہ میں تشریف لے گئے۔

صبح کی سیر

سیر کے دوران مکرم امیر صاحب سپین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دو سیاحتی مقامات Torre de la Calahorra (قلعۃ الحریۃ) اور مدینۃ الزہراء کا ذکر کیا۔ آٹھویں صدی میں قرطبہ شہر کے پہلو میں آباد ہونے والے شہر مدینۃ الزہراء جس کو عبد الرحمان ثالث نے تعمیر کروایا تھا کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بادشاہ نے یہ شہر اپنی بیوی کے نام پر بنوایا تھا اور اسکی تعمیر میں ایک دن میں دس ہزار مزدور کام کرتے تھے۔

دوران سیر شکار کا ذکر ہوا اور امیر صاحب نے بتایا کہ اس موسم میں شکار پر پابندی ہے تو حضور انور نے فرمایا کہ اس موسم میں ان کے پیٹ میں انڈے ہوتے ہیں اس لئے شکار نہیں کرنا چاہئے۔ پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس استفسار پر کہ یہاں کون سی فصل بوتے ہیں؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ گندم اور جو۔ Todolivo کمپنی کے زیتون کے پودوں کو نئے طریقے سے لگانے کا ذکر آیا تو حضورِ انور نے فرمایا کہ اس طریق کے مطابق پھر پودے قریب قریب لگائے جاتے ہیں اور اوپر سے انہیں کاٹتے رہتے ہیں۔ اس طرح پھل اتارنے میں بھی آسانی ہوتی ہے اور پھل بھی زیادہ حاصل ہوتا ہے۔ حضورِ انور نے فرمایا کہ مالٹے بھی یہاں مسلمانوں نے متعارف کروائے تھے۔

فرمایا کہ حضرت عثمانؓ کی شہادت کے بعد جب کچھ مسلمان مدینہ سے نکلے تھے تو وہ یہاں سپین آ کر آباد ہوئے تھے۔ یہاں کی زمین کو دیکھ کر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ جہلم کی زمین کی طرح ہے۔ فرمایا کہ زیتون دل کے لئے بہت اچھی خوراک ہے۔ اس موقعہ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سٹاف سے دریافت کیا کہ کیا وہ Olive کا استعمال کر رہے ہیں؟ تو کسی نے عرض کیا کہ بعض دفعہ تو زیادہ ہی استعمال ہو جاتا ہے۔ فرمایا ایک وقت میں چھ (6) Olive کھایا کریں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سپینش لوگ زیتون کا استعمال بہت کرتے ہیں لیکن پھر بھی یہاں دل کی بیماریاں ہیں۔ نیز فرمایا کہ جو دہی استعمال کرتے ہیں ان کا کولیسٹرول بھی ٹھیک رہتا ہے۔ اس سلسلہ میں حضور انور ایدہ اللہ نے ذکر کیا کہ میکسیکو کے لوگ گوشت وغیرہ سب کچھ کھاتے ہیں لیکن باقاعدگی سے دہی استعمال کرنے سے انہیں کولیسٹرول کی شکایت نہیں ہوتی۔ اس موقع پر مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ کرنٹ لگنے سے ان کے چہرے پر داغ پڑ گئے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے زیتون کا تیل لگانے کا ارشاد فرمایا تو اس کے استعمال سے داغ ختم ہو گئے تھے۔

بچوں سے شفقت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 11 بجے کے قریب اپنے پوتے عزیزم سعد سلمہ اللہ کے ساتھ باہر تشریف لائے اور بیت کے ساتھ واقع گراسی پلاٹ میں دھوپ سے لطف اندوز ہوئے۔ حضور کو اس طرح بیٹھے دیکھ کر دوسرے بچے بھی حضور انور کے ارد گرد جمع ہو گئے۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھیں کس طرح کبوتروں کی طرح بچے یہاں اکٹھے ہو گئے ہیں اور پھر بچوں سے ان کے نام اور والدین کے نام پوچھتے رہے۔ بچے حضور انور سے خوب گھل مل گئے اور حضور بھی کافی دیر ان میں بیٹھے شفقتیں بانٹتے رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بج کر 30 منٹ پر نمازِ ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر 7 بجے سے 9 بجے تک ملاقاتیں فرمائیں۔ آج 31 فیملیز کے 90 افراد نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اسی طرح 33 افراد نے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ پھر نماز مغرب وعشاء پڑھانے کے بعد اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

5/اپریل 2010ء

دریائی بند کی سیر

سوموار 5/اپریل کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بیت بشارت پیدروآباد کے قریب 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع بند Presa de Adamuz) کی طرف سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ حضور انور کے سٹاف کے علاوہ مکرم مبارک احمد خانصاحب (امیر جماعت احمدیہ سپین) بعض مربیان کرام اور چند دیگر احباب کو بھی حضور انور کے ساتھ صبح کی سیر پر جانے کی سعادت ملی۔ حضور انور کچھ دیر ذکر الٰہی میں مصروف رہے۔ بعد ازاں پہاڑی پر واقع ایک ٹاؤن کو دیکھ کر حضور انور نے مکرم سید محمد عبداللہ شاہ صاحب (مربی سلسلہ) سے دریافت فرمایا کہ اس ٹاؤن کا کیا نام ہے تو انہوں نے بتایا کہ اس کا نام Elcarpio ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سڑک کے ساتھ ساتھ بہتے ہوئے دریا کو دیکھ کر استفسار فرمایا کہ یہ پانی کہاں سے آتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ پہاڑوں سے نکلنے والے چشموں سے اور بارشوں سے۔ پانی کے نشانات دیکھ کر حضور نے دریافت فرمایا کہ کیا دریا کا پانی یہاں اوپر تک آ گیا تھا؟ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے کہا۔ جی حضور اور بتایا کہ اس سال سپین میں بہت بارشیں ہوئی ہیں اور ایسی بارشیں 1947ء کے بعد اب ہوئی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ اس سال یورپ میں جتنی سردی پڑی ہے وہ بھی حیرت انگیز تھی۔ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس سال بارشوں کی وجہ سے فصلوں کو بہت نقصان پہنچا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آئل فیکٹری کے پاس سے گذرتے ہوئے پوچھا کہ جب Olive لاتے ہیں تو اس کو کہاں رکھتے ہیں؟ مکرم سید محمد عبداللہ ندیم صاحب نے عرض کیا کہ پہلے وہ پلیٹ فارم پر رکھتے ہیں اور پھر Process کرتے ہیں۔

دریائی بند (Presa de Adamuz) پر پہنچنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کچھ دیر تک قدرت کے خوبصورت نظاروں سے لطف اندوز ہوتے رہے اور ساتھ ساتھ مکرم عمیر علیم صاحب کو مختلف نظاروں کی تصاویر اتارنے کی ہدایات بھی دیتے رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ یہ پانی گدلا کیوں ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ اس پانی میں چشموں کے علاوہ بارشوں کا بہت سا پانی بھی شامل ہے اس لئے یہ زیادہ گدلا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے زیتون کے پودوں کو دیکھ کر پوچھا کہ کیا نیچے گرا ہوا زیتون کا پھل استعمال کیا جا سکتا ہے؟ مکرم امیر صاحب نے بتایا کہ ویسے تو استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ وہ گر کر خراب ہو جاتا ہے لیکن آئل کے حصول کے لئے اسے بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ تقریباً 9 بج کر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ سیر سے واپس تشریف لائے۔

قرطبہ کی سیر

11 بج کر 50 منٹ پر دعا کے بعد قرطبہ کی سیر کے لئے روانہ ہوئے۔ حضور کے ساتھ قافلہ کے علاوہ مکرم امیر صاحب سپین، مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب، مکرم عبدالصبور نعمان صاحب (مربی سلسلہ)، مکرم فضل احمد مجوکہ صاحب (مربی سلسلہ) اور چند خدام کو بھی جانے کی سعادت ملی۔ قرطبہ سپین کے علاقہ اندلس میں واقع ہے اور پیدروآباد سے 34 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ 12 بج کر 10 منٹ پر قافلہ قرطبہ پہنچا۔ پروگرام کے مطابق حضورِ انور نے سب سے پہلے میوزیم (Torre de la Calahorra) کا وزٹ کیا۔ قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے یہاں یہ ذکر کرنا مناسب ہوگا کہ تحقیق کے مطابق یہ ٹاور رومن دور میں تعمیر ہوا لیکن اسکا زیادہ استعمال مسلمانوں نے کیا۔ "ٹورے دی لا کلاوُرا" جس کو انگلش میں Tower of La Calahorra کہتے ہیں۔ لفظ Calahorra اصل میں عربی لفظ ''قلعۃ الحریۃ'' سے بگڑا ہوا ہے۔ جس کا مطلب ہے ''آزادی کا قلعہ''۔ یہ ایک دفاعی گیٹ کے طور پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اس کی موجودہ شکل چودھویں صدی عیسوی سے ہے۔ تاریخ کے مطابق جب عیسائی بادشاہ Fernando III نے قرطبہ شہر پر حملہ کرنا چاہا تو اس ٹاور کے اوپر ڈیوٹی پر موجود افراد کی وجہ سے شہر محفوظ رہا۔ اب یہ ٹاور بطور میوزیم استعمال ہو رہا ہے۔

Roger Garaudy جو محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب مرحوم کے گہرے دوست تھے۔ انہوں نے اس میوزیم کی بنا ڈالی اور پھر انکی اہلیہ Salama نے کافی عرصہ تک اسکو چلایا۔ اس میوزیم میں Averroes, Alfonso X, Maimonides, Ibn Arabi کے مجسمے رکھے گئے ہیں جن کے حوالے سے شستہ انگریزی اور جرمن زبان میں کمنٹری کرتے ہوئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی دورِ حکومت میں مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں سب کو مذہبی آزادی حاصل تھی اور سائنسدان ایک دوسرے کے ساتھ علوم جدیدہ Share کرتے تھے۔

سپین کی مسلمہ تاریخ کے مطابق قرطبہ ایک وقت میں یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا۔ پوری دنیا سے لوگ یہاں تحصیل علم کے لئے آتے تھے۔ یہیں سے مسلمانوں نے طب، فلسفہ اور فلکیات جیسے علوم جدیدہ متعارف کروائے۔ محمد الگافقی کا تعلق بھی قرطبہ سے تھا جنہوں نے پہلی دفعہ نظر کے لئے Lense کا استعمال کیا۔ سپینش میں عینک کو Gafas کہتے ہیں جو انکے نام کے ساتھ منسوب ہے۔ علامہ ابن حزم بھی قرطبہ ہی کے رہنے والے تھے۔

قرطبہ میں مسلمانوں کے دور حکومت میں پانی کی سپلائی کا بہت اچھا انتظام تھا۔ جب یورپ کے دوسرے علاقوں میں لوگ اندھیروں میں رہتے تھے تو اس وقت بھی قرطبہ کی گلیوں میں چراغوں کے ذریعہ سٹریٹ لائٹ کا انتظام تھا۔ گلیوں میں مالٹے خوشبو اور خوبصورتی کے لئے لگائے گئے ہیں اور یہ مسلمانوں کے دور حکومت میں سپین میں متعارف کروائے گئے تھے۔ مئی کے مہینے میں قرطبہ میں ایک میلہ ہوتا ہے جس میں

لوگ اپنے گھروں کو سجاتے ہیں اور یہ طریق بھی مسلمانوں کے دور حکومت سے ہی چلا آرہا ہے۔

Torre de la Calahorra کے قریب ہی مسجد قرطبہ ہے جو اب بہت سی تبدیلیوں کے بعد قرطبہ کے چرچ کے طور پر استعمال ہو رہی ہے۔ مسجد کے محراب والی جگہ کے ستون اور آرک اصل شکل میں رہنے دی گئی ہے۔ مسلمانوں کے لئے اس مسجد میں کسی بھی جگہ نماز پڑھنا سخت منع ہے۔

Torre de la Calahorra کی سیر کے بعد ساڑھے بارہ بجے حضور انور قافلہ کے ساتھ جامع مسجد قرطبہ کے صدر دروازہ کے بالکل سامنے واقع ایک ہوٹل Restaurante Bandolero میں تشریف لے گئے جہاں دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد قرطبہ کے قریب واقع ایک قدیمی یونیورسٹی کو دیکھا۔ جو مسلم دور حکومت میں تعمیر ہوئی تھی اور دور دراز سے لوگ اس میں تحصیل علم کے لئے آیا کرتے تھے۔ یہ یونیورسٹی اب بھی قائم ہے اور اس میں تاریخ، فلسفہ اور مختلف زبانیں پڑھائی جاتی ہیں۔

یونیورسٹی کو دیکھنے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اس کے ملحقہ بازار "Zoco Artesano" میں تشریف لے گئے۔ سپینش میں Z کو S کے ساتھ بولا جاتا ہے گویا یہ بھی عربی کے لفظ ''سوق'' سے نکلا ہے جس کے معنی بازار کے ہیں اس بازار میں اسلامی آرٹ کے مختلف نمونے فروخت کئے جاتے ہیں۔

4 بج کر 50 منٹ پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا قافلہ قرطبہ سے واپس پیدرو آباد روانہ ہوا اور 5 بج کر 15 منٹ پر بیت بشارت پہنچ گیا۔ 5 بج کر 30 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔

ملاقاتیں

7 بجے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 4 فیملیز کے 17 افراد کو شرف ملاقات بخشا۔ اسی طرح 3 افراد کو انفرادی ملاقاتیں کرنے کی بھی سعادت ملی۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

6 اپریل 2010ء

پیدرو آباد کے گردونواح کی سیر

6 اپریل کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ پیدرو آباد کے نواح میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ معمول کے مطابق آج بھی بعض احباب کو حضور انور کی معیت میں سیر پر جانے کا موقع ملا۔ سیر کے دوران گندم کے ایک کھیت میں جڑی بوٹیاں دیکھ کر فرمایا کہ اس کا تو برا حال ہے۔ مربی صاحب نے بتایا کہ امسال بارشیں بہت زیادہ ہوئی ہیں جس کی وجہ سے یہ سارا علاقہ زیر آب آ گیا تھا۔ رستہ میں ایک جگہ پر فیکٹری آئی تو دریافت فرمایا کہ یہ کس چیز کی فیکٹری ہے؟ عرض کیا گیا کہ یہ Caracol کی فیکٹری ہے یہاں پر Snails کی پیکنگ وغیرہ ہوتی ہے۔

سیر سے واپسی کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک طارق محمود صاحب مربی سلسلہ سے دریافت فرمایا کہ آپ نے کل اتنی دیر کیوں کر دی؟ (مکرم مربی صاحب Nacimiento de rio Guadalquivir یعنی دریائے وادی الکبیر کا منبع دیکھنے گئے تھے جو کہ پیدرو آباد سے 187 کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے)۔ مکرم مربی صاحب نے بتایا کہ معلومات حاصل کرتے دیر ہو گئی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2 بج کر 30 منٹ پر نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر شام 6 بج کر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی صاحبزادی اور ان کے بچوں کے ساتھ پیدرو آباد سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر دریا کے اوپر واقع بند (Presa de Adamuz) دیکھنے تشریف لے گئے۔ بعد ازاں حضور انور Adamuz ٹاؤن تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے دو دکانوں سے چند چیزیں خریدیں اور پھر Villafranca ٹاؤن کے رستے 8 بج کر 27 منٹ پر واپس بیت بشارت تشریف لائے۔ 9 بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت بشارت میں نماز مغرب وعشاء پڑھائیں اور پھر رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

7 اپریل 2010ء

وادی الکبیر کی سیر

7 اپریل بدھ کے روز نماز فجر پڑھانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ حسب معمول اپنے خدام کے ہمراہ پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ آج دریائے وادی الکبیر کے سوتے پھوٹنے کی جگہ دیکھنے کا پروگرام تھا۔ اس کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح 10 بج کر 35 منٹ پر اجتماعی دعا کے بعد روانہ ہوئے۔ اس دریا کا منبع Cazorla کے علاقہ میں ایک بلند پہاڑی مقام پر واقع ہے۔ یہ دریا اندلس کا سب سے بڑا دریا ہے جو کہ قرطبہ شہر کے اندر سے گزرتے ہوئے نہایت خوبصورت منظر پیش کرتا ہے۔ اس کا پانی آبپاشی کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس سفر کے دوران راستے میں پہاڑوں پر تا حد نگاہ ہر طرف زیتون کے باغات قطاروں میں لگے نظر آتے ہیں اور نہایت ہی دلکش منظر پیش کرتے ہیں۔ زیتون کے درخت کی عمر چار سے پانچ سو سال تک ہوتی ہے۔ اسکی پرانی شاخیں کاٹ دی جاتی ہیں اور پھر جو نئی شاخیں نکلتی ہیں ان پر پھل لگتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض باغات تو مسلمانوں کے دور حکومت کے زمانہ سے لگے ہوئے ہیں۔ راستے میں ہی قافلہ Burunchel ٹاؤن کے قریب San Julian ریسٹوران میں 20 منٹ کے لئے رکا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مع قافلہ تقریباً 2 بجے اس علاقہ میں پہنچے جہاں سے دریائے وادی الکبیر کے چشمے پھوٹتے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس دریا کے ایک چشمہ کا پانی چکھا اور پھر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ جانے والے بعض احباب کو بھی اس متبرک پانی سے مستفید ہونے کی سعادت ملی۔ یہاں کچھ دیر گزارنے کے بعد قافلہ ایک ریسٹ ہاؤس میں رکا جس کا نام Parador de turismo de Cazorla ہے۔ اس جگہ دوپہر کے کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانے کے بعد اسی ریسٹ ہاؤس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر وعصر پڑھائیں اور پھر اسی ریسٹ ہاؤس (Parador) میں واقع ایک چھوٹے سے میوزیم (Aula de Naturaleza) کو دیکھا۔ 4 بج کر 32 منٹ پر حضور انور کا قافلہ پیدرو آباد واپسی کے لئے روانہ ہوا۔ شام تقریباً 7 بج کر 30 منٹ پر حضور انور بیت بشارت پیدرو آباد پہنچے جہاں حضور انور نے 9 بجے نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔

8 اپریل 2010ء

8 اپریل جمعرات کو نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیدرو آباد کے نواحی علاقہ میں سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ سیر کے دوران ایک باغ کو دیکھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا کہ یہ کس چیز کا باغ ہے؟ جب بتایا گیا کہ حضور یہ آلو بخارے کا باغ ہے تو فرمایا کہ بیت میں کیوں نہیں لگائے؟ مکرم سید محمد عبد اللہ ندیم صاحب (مربی سلسلہ) نے بتایا کہ حضور بیت میں لگائے ہوئے ہیں۔ آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمازیں تو بیت بشارت میں پڑھائی لیکن بقیہ اوقات میں گھر پر ہی دفتری امور سرانجام دیئے۔

مکرم ہومیوڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

پانی کے زیادہ استعمال کے حیران کن فوائد

یوں تو پانی پینے کے سینکڑوں فوائد با آسانی گنوائے جا سکتے ہیں۔ لیکن پانی کے زیادہ سے زیادہ استعمال کی سب سے مشہور وجہ کے بارے میں شاید زیادہ لوگ نہ جانتے ہوں اگر یہ ایک وجہ عام لوگوں کے علم میں ہوتی تو میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ دن رات پانی کے کولروں کے اردگرد ہر وقت پانی پینے والوں کا ایک ہجوم لگا رہتا اور ہر شخص اپنے ساتھ پانی کی بوتل لیے پھرتا۔

آخر پانی کے استعمال کا یہ اتنا بڑا فائدہ ہے کیا؟

ایک جرمن تحقیق کے مطابق جب چند لوگوں کو دو کپ پانی پلایا گیا تو ان کے میٹابولزم تیس فیصد تک بڑھ گیا اور یہ تیس سے چالیس منٹ تک اسی پوزیشن پر قائم رہا۔ دن میں دس سے بارہ گلاس پانی پینا وزن کم کرنے میں انتہائی معاون ثابت ہوتا ہے۔ اب بتائیں کہ کیا یہ ایک بہت بڑا فائدہ ہے کہ نہیں؟

پانی جلد کو صحت مند بناتا ہے اور چہرے کی جھریوں کو ختم کرنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ پانی ہی وہ واحد چیز ہے جو آپ کی جلد کو تروتازہ رکھتا ہے۔

پانی کے کثرت سے استعمال کرنے کی ایک عام سی وجہ یہ بتائی جا سکتی ہے کہ ہمارے جسم کا زیادہ حصہ اسی عنصر پر مشتمل ہے۔

ہمارے جسم سے پیشاب اور پسینے وغیرہ کی صورت میں پانی کی ایک کثیر مقدار خارج ہوتی ہے لہٰذا اس کی کو پورا کرنے کے لئے متبادل کی ضرورت ہے اور یہ متبادل پانی سے بہتر اور کوئی نہیں تا کہ ہم صحت مند رہیں۔

ہمارا جسم 60 سے 70 فیصد پانی پر مشتمل ہے لہٰذا ہمیں چاہئے کہ پانی کا زیادہ سے زیادہ استعمال کریں تا کہ ہمارا جسم احسن طور پر اپنے فرائض سرانجام دے سکے۔

پانی ہمارے جسم کے درجہ حرارت کو متحرک رکھتا ہے۔ اگر آپ شدید سردی کے باعث اوندھے منہ پڑے ہیں یا گرم ہوا کے تھپیڑوں سے نڈھال ہیں تو کوشش کریں کہ زیادہ سے زیادہ پانی پئیں۔

آپ اپنے جسم کو متوازن نہیں رکھ سکتے جب تک کہ آپ اسے وہ تمام مائعات فراہم نہ کریں جس کی اسے ضرورت ہے چونکہ ہمارے خون کا 50 فیصد سے زیادہ پانی پر مشتمل ہے لہٰذا خون کے پتلا رکھنے کے لئے تا کہ وہ با آسانی غذائی اجزاء جسم کے مختلف اعضاء تک لے جا سکے ہمیں زیادہ سے زیادہ پانی پینا چاہئے کیونکہ جسم کے تمام اعضاء کو احسن طریق پر کام کرنے کے لئے پانی کی مطلوبہ مقدار کی ضرورت ہوتی ہے۔

اگر آپ کا دن مصروفیت سے بھرپور ہے اور آپ کو بہت سا ذہنی کام کرنا پڑ رہا ہے اور آپ کو محسوس ہو رہا ہے کہ آپکا ذہن ٹھیک طرح سے کام نہیں کر رہا تو فوراً ایک گلاس پانی پئیں کیونکہ دماغ کا انحصار اس پانی پر ہے جو آپ کے جسم میں بہتا ہے۔

جسم اور دماغ کے احسن رنگ میں کام کرنے کا تمام تر راز محض اس بات میں ہے کہ زیادہ سے زیادہ مقدار میں پانی پیا جائے اور یہی آپ کی جانب سے آپ کے جسم کو سب سے بہترین تحفہ ہے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم غلام مصطفیٰ صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید ارشاد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے عطاء الکریم واقف نو نے 3 سال ساڑھے آٹھ ماہ کی عمر میں قرآن کریم کا پہلا دور خدا کے فضل سے مکمل کیا ہے۔ مورخہ 9/اپریل 2010ء کو لجنہ ہال طاہر آباد غربی ربوہ میں تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم چوہدری مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچہ مکرم چوہدری غلام قادر صاحب طاہر آباد غربی کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام فرید صاحب بھٹی احمد آباد سانگرہ کا نواسہ ہے۔ بچے کو قرآن پڑھانے میں اس کی والدہ محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ بچے کو قرآن کریم کے تمام فیوض و برکات سے مالا مال کرے اور اس کے تمام احکامات پر عمل کرنے کی بہترین توفیق عطا فرمائے۔ آمین

نتیجہ کلاس پنجم

(سکول میادی نانوں ضلع نارووال)

نظارت تعلیم کے زیر انتظام جماعت احمدیہ میادی نانوں ضلع نارووال میں ایک سکول قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پسماندہ علاقہ میں جہاں تعلیم یافتہ بہت کم لوگ ہیں وہاں بہت اچھے رنگ میں تعلیم کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ اس سکول کے سات طلباء نے امسال کلاس پنجم کا امتحان دیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلباء نے کامیابی حاصل کی ہے۔ معلم صاحب کا نام مکرم مرزا عطاء الحق نوید صاحب ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کے طلباء کو مزید اچھی کارکردگی دکھانے کی توفیق عطا فرمائے اور یہ سکول اس علاقہ میں مثالی سکول بن کر ابھرے۔ آمین (نظارت تعلیم)

تصحیح

مریم گرلز ہائی سکول ربوہ کے کلاس پنجم کے نتائج مورخہ 22/اپریل 2010ء کو روزنامہ الفضل میں شائع ہوئے تھے۔ اس میں تیسری پوزیشن حاصل کرنے والی دو طالبات تھیں۔ دوسری طالبہ امۃ الوکیل صالح بنت مکرم احسان اللہ چیمہ صاحب ہیں۔ درستی ریکارڈ کیلئے شائع کیا جا رہا ہے۔

(نظارت تعلیم)

نتیجہ کلاس پنجم

(الموعود پبلک پرائمری سکول راجن پور)

نظارت تعلیم کے زیر انتظام بستی الہ داد خاں ضلع راجن پور میں ایک پرائمری سکول قائم ہے۔ اس کا نام الموعود پبلک پرائمری سکول ہے۔ امسال اس سکول کے آٹھ طلبہ نے پرائمری کا امتحان دیا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام طلبہ نے نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ سکول ایک پسماندہ علاقہ میں قائم ہے اور ٹیچرز نے بہت محنت سے کام کیا ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سکول کو مزید ترقیات عطا فرمائے اور یہ ادارہ اس علاقہ میں مثالی سکول بن کر ابھرے۔ آمین

(نظارت تعلیم)

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نواب شاہ کے قدیم ممبر محترم ماسٹر احسان الحق صاحب ولد مکرم نور محمد صاحب مورخہ 27 مارچ 2010ء کو نواب شاہ میں انتقال فرما گئے۔ مورخہ 28 مارچ 2010ء کو احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں ان کی تدفین ہوئی۔ مکرم ناصر احمد منظور صاحب مربی ضلع نواب شاہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم پیدائشی احمدی تھے۔ ان کی عمر تقریباً 68 سال تھی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں پسماندگان میں چھوڑی ہیں۔ آپ 4 بہن بھائی تھے۔ محترم ماسٹر احسان الحق صاحب خود بھی ایم۔اے، بی ایڈ تھے اور ماشاء اللہ ان کی ساری اولاد بھی اعلیٰ تعلیم یافتہ اور برسر روزگار ہے۔ آپ نے تقریباً ساری سروس نواب شاہ میں ہی کی۔ ڈپٹی DEO بھی رہے۔ آپ صدر حلقہ اور لمبا عرصہ سیکرٹری تعلیم نواب شاہ رہے۔ لین دین کے کھرے انسان تھے۔ زندگی کے آخری روز بھی ایک احمدی دوست کا قرضہ ادا کرنے گئے۔ جماعتی عہدیداران، واقفین زندگی، مربیان کرام کا انتہائی احترام کرتے تھے اور ان کی تواضع کر کے خوشی محسوس کرتے تھے اور ان سے انتہائی عزت سے پیش آتے تھے۔ جماعتی چندے وقت پر فکر کے ساتھ ادا کرنے والے انسان تھے اور رسیدات کی فائلیں ترتیب کے ساتھ رکھتے تھے۔ انتہائی نمازی اور جماعت کے ساتھ محبت کرنے والے فرد تھے۔ زندگی کے آخری دور میں کئی عوارض کا شکار ہو گئے مگر صبر و حوصلہ و ہمت کے ساتھ بیماری کا وقت گزارا۔ غیر از جماعت احباب کے ساتھ بھی وسیع تعلقات تھے۔ اپنے پیشہ کے ساتھ ایمانداری کے ساتھ وابستہ رہے۔ احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے نیز یہ کہ خدا تعالیٰ ان کی اولاد کا بھی حافظ و ناصر ہو اور وہ اپنے والد کی اعلیٰ روایات کے حامل اور خادم دین بنیں۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشفاق صاحب امیر ضلع نواب شاہ تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ نواب شاہ کے انتہائی محترم بزرگ مکرم چوہدری محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم فضل الدین صاحب مورخہ 3/اپریل 2010ء کو نواب شاہ میں انتقال کر گئے۔ ان کی عمر 80 سال کے لگ بھگ تھی۔ اسی روز شام ساڑھے پانچ بجے ان کی نماز جنازہ احمدیہ قبرستان نواب شاہ میں ادا کی گئی اور وہیں تدفین ہوئی۔ ان کی نماز جنازہ مکرم ناصر منظور صاحب مربی ضلع نواب شاہ نے پڑھائی۔ انہیں ہارٹ اٹیک کے باعث ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا۔ وہاں انہیں فالج بھی ہو گیا۔ 8 روز نواب شاہ PMCH داخل رہے۔ مگر خدا کی تقدیر غالب آئی اور وہ خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔ آپ پیدائشی احمدی تھے۔

آپ نے بیوہ کے علاوہ 7 بچے پسماندگان میں چھوڑے ہیں۔ آپ 4 بھائی تھے۔ گورداسپور ہجرت کر کے فیصل آباد پھر گوجرانوالہ اور بعد ازاں نواب شاہ شفٹ ہو گئے۔ آغاز میں زمینداری کرتے رہے۔ 84ء میں ملک کالونی نواب شاہ میں گھر بنوایا اور پھر نواب شاہ ہی کے ہو کر رہ گئے۔ آپ وقت پر باجماعت نماز ادا کرنے والے انسان تھے اور تہجد گزار بھی۔ دھیمے مزاج کے خوش اخلاق انسان تھے۔ آپ خاکسار کے مرحوم والد صاحب کے قریبی دوست اور مزاج آشنا تھے۔ اپنے کام خود ہی کرنے کے عادی تھے۔ ساری عمر جماعت کے ساتھ اخلاص و احترام و وفا کا تعلق رہا۔ 1990ء میں ان کے ایک بیٹے انتقال کر گئے تھے۔ اس کی وفات کا بہت بڑا صدمہ بھی جوانمردی و حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اور اپنی وصیت کے مطابق ان کی قبر بھی اسی بیٹے کے ساتھ ہی بنائی گئی ہے۔

احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کیلئے درخواست دعا ہے۔ نیز یہ کہ ان کی اولاد کو بھی نیکیوں کے تسلسل کو جاری رکھنے والی ہو۔ آمین

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

مدرز آف دی پلازا ڈی مایو

گمشدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ماؤں کی تحریک

فوجی آمریت چاہے کسی بھی ملک میں ہو، ہمیشہ انسانی حقوق کی پامالی کا باعث بنتی ہے۔ 70ء کی دہائی میں جب پاکستان پر جنرل ضیاء کی آمریت مسلط ہوئی، ارجنٹینا کا فوجی آمر جورجی رافیل و ڈیلا ریڈ ونڈو بھی اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ 24 مارچ 1976ء کو ارجنٹینا کی صدر ایزابیل پیرون کا تختہ الٹ کر اقتدار پر قابض ہو گیا تھا۔ جورجی رافیل نے اپنے پانچ سالہ بدترین دور حکومت میں بائیں بازو سے تعلق رکھنے والے سیاسی راہنماؤں، کارکنوں ٹریڈ یونینوں کے راہنماؤں اور فوجی آمریت کے مخالفین پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑے۔ مخالفین کو قتل کرانا، انہیں ایذائیں دینا، عام شہریوں، عورتوں اور بچوں کا اغوا، اس کی حکومت کا چلن بن چکا تھا۔ حکومت سے دستبردار ہونے کے بعد اس آمر کے کارندوں نے 9 ہزار افراد کے اغواء کا اقرار کیا، لیکن گمشدہ افراد کے اہل خانہ کا کہنا ہے کہ گم شدہ افراد کی تعداد تیس ہزار کے قریب ہے جو آج تک لاپتا ہے۔ رافیل نے اپنے عقوبت خانوں میں قید حاملہ عورتوں سے پیدا ہونے والے بچے تک چھین لئے تھے۔ آج یہ بچے کہاں ہیں، زندہ بھی ہیں یا مر کھپ گئے یہ کوئی نہیں جانتا۔ ان گم شدہ بچوں کی بازیابی کے لئے ان کی مظلوم ماؤں نے اپنی آواز کو مؤثر بنانے کے لئے پہلی بار 30/اپریل 1977ء کو بیونس آئرس کے مشہور چوراہے ''پلازا ڈی مایو'' پر جمع ہو کر احتجاجی مظاہرہ کیا اور ''مدرز آف دی پلازا ڈی مایو'' کے نام سے ایک تنظیم کی بنیاد رکھی۔ پلازا ڈی مایو دراصل ہسپانوی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ''مئی چوک'' ہے۔ اس تنظیم سے وابستہ مائیں اپنے سر پر سفید اسکارف باندھتی ہیں، جن پر ان کے گمشدہ بچوں کا نام کندہ ہوتا ہے۔ ان ماؤں نے اپنے ہاتھ میں ایک خالی کمبل تھاما ہوتا ہے، جو ان کمبلوں کی علامت ہے جن میں ان کے بچے سویا کرتے تھے۔ اس طرح بتایا جاتا ہے کہ بچے کے گم ہو جانے کے بعد سے یہ کمبل خالی پڑا ہے۔ تیس سال کا طویل عرصہ گزر جانے کے باوجود ان ماؤں کا حوصلہ اور عزم آج بھی جوان ہے۔ تنظیم سے وابستہ مائیں ہر منگل کی دوپہر باقاعدگی کے ساتھ پلازا ڈی مایو پر جمع ہوتی ہیں اور آدھے گھنٹے تک پیدل مارچ کرتی ہیں۔ یہ عورتیں اس امید پر اب تک زندہ ہیں کہ ایک نہ ایک دن ان کے گمشدہ بچے (جو اب جوان ہو چکے ہوں گے) دوبارہ ان سے آن ملیں گے۔

خبریں

54 بیوروکریٹس کی ترقی کالعدم

سپریم کورٹ نے 54 بیوروکریٹس کو گریڈ 22 میں ترقی دینے کے وزیراعظم کے فیصلے کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ترقیوں کیلئے جاری نوٹیفکیشن منسوخ کرنے کا حکم دیا ہے۔ وزیراعظم کو میرٹ پر دوبارہ تقرریاں کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ عدالت نے یہ بھی ہدایت کی ہے کہ ترقیاں دینے کیلئے جتنا جلد ممکن ہو سکے قواعد وضوابط وضع کئے جائیں۔

تاریخی تنازعات جنوبی ایشیا کی ترقی میں بڑی رکاوٹ

وزیراعظم یوسف رضا گیلانی نے 16ویں سارک سربراہ کانفرنس میں اس امر کا اظہار کیا کہ جنوبی ایشیا میں جمہوریت اور جمہوری اقدار مستحکم ہو رہے ہیں مگر تاریخی تنازعات جنوبی ایشیا کی ترقی میں بڑی رکاوٹ ہیں، دہشت گردی عالمی علاقائی اور قومی مسئلہ ہے جس نے پورے خطے کو متاثر کیا ہے، مشترکہ کوششوں سے ہی جنوبی ایشیا کو اس سے نجات دلائی جاسکتی ہے، سارک ممالک کو پانی کے بحران سے نمٹنے کیلئے مشترکہ حکمت عملی اپنانا ہوگی۔

ویلیو ایڈڈ ٹیکس کے نفاذ کی تجویز حکومت نے خود آئی ایم ایف کو دی

چیئرمین ایف بی آر سہیل احمد نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے خزانہ کو ویلیو ایڈڈ ٹیکس پر بریفنگ میں کہا ویٹ کے نفاذ کی تجویز حکومت پاکستان نے خود آئی ایم ایف کو دی تھی جس پر عملدرآمد کیلئے آئی ایم ایف دباؤ ڈال رہا ہے اور ہم جولائی 2010ء سے ویٹ کے نفاذ کے پابند ہیں۔ ویٹ کے نفاذ سے صارفین پر کسی قسم کا اضافی بوجھ نہیں پڑے گا۔ ویلیو ایڈڈ ٹیکس (ویٹ) بل کی منظوری کے بعد سیلز ٹیکس ختم ہو جائے گا جبکہ اس سے مہنگائی میں اضافہ نہیں ہوگا۔

چین کی جانب سے پاکستان کو 2 نیوکلیئر پاور پلانٹس دینے کی تیاریاں

چین نے پاکستان کو 2 نیوکلیئر پاور پلانٹس دینے کی تمام تر تیاریاں مکمل کرلی ہیں۔ اس ڈیل پر امریکی تھنک ٹینک کارنیج اینڈ و منٹ انٹرنیشنل بیس نے تنقید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ ڈیل نیوکلیئر سپلائر گروپ اور آئی اے ای اے کے سیفد گارڈ کی خلاف ورزی ہے کیونکہ پاکستان نے این پی ٹی پر دستخط نہیں کر رکھے ہیں۔

ربوہ میں طلوع وغروب 30/اپریل

طلوع فجر	3:56
طلوع آفتاب	5:22
زوال آفتاب	12:06
غروب آفتاب	6:49

تعطیل

مورخہ یکم مئی 2010ء کو سرکاری تعطیل کی وجہ سے اخبار الفضل شائع نہ ہوگا۔ احباب و ایجنٹ حضرات نوٹ فرمالیں۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ اپریل 2010ء مبلغ -/120 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

گل احمد، فردوس، داؤد، S&S لان
نیز بریزہ چکن شفون دوپٹہ دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 047-6214300

ضرورت لیڈی ٹیچرز
M.A English/ M.Sc, B.A/ B.Ed, B.Sc لیڈی ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے۔
درخواست بمعہ کاغذات تعلیمی قابلیت ہمراہ لائیں۔
معقول تنخواہ دی جائے گی۔
فیوچر ریس اکیڈمی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
رابطہ نمبرز: 03327057097,0476213194

FD-10